SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:2 (2024) PAGE NO: 173-182
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Dr. Naseem Akhter, & Shazia Hassan Khan. (2024). The Moral Condition of the People of Lut and their Tragic End A Research Review in the Context of Historical Background and Events: (قوم لوط کی اخلاقی حالت اور ان کا عبرت ناک انجام(تاریخی پس منظر اور واقعات کے تناظر میں ایک تحقیقی جائزہ. *Shnakhat*, 3(2), 173-182. Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/292

" The Moral Condition of the People of Lut and their Tragic End (A Research Review in the Context of Historical Background and Events)

قوم لوط کی اخلاقی حالت اور ان کا عبرت ناک انجام
(تاریخی پس منظر اور واقعات کے تناظر میں ایک تحقیقی جائزہ)"

Dr. Naseem Akhter Shazia Hassan Khan

Associate Professor, Department of Islamic Studies/Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan at-khtr_nsm@yahoo.com
BS Student, Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan

Abstract

Lut was the son of Abraham and Haron. After the death of his people, he went to Palestine, and he died here. He was responsible for five large villages of Sodom. Most of the tribes were from his generation. Later, his future generations left the land of Palestine. He settled in Balqa. He was born in the city of Ur in Iraq, this city was also the abode of Hazrat Ibrahim (peace be upon him), when Hazrat Ibrahim (peace be upon him) migrated from his native land to Haran and then later they settled in Egypt, then Hazrat Lut (peace be upon him) was with him and it was here that Hazrat Lut (peace be upon him) was elevated to the position. It was a green and lush valley in the southern part of the Dead Sea between East Ardaq and Palestine. This area was known as Sodom and Amuda. These areas had an abundance of water, due to which the land was fertile and cultivated. It was good, there was an abundance of all kinds of fruits, vegetables and gardens. The inhabitants of these areas were living a prosperous life, and they had all the comforts of life. Iblis, who is the eternal enemy of man, used their prosperity to lead them astray, and thus the inhabitants of these towns began to consider the blessings given by Allah as their strength, and relied on their hard work. What, and they completely ignored Allah, and became displeased with arrogance. People from other villages also used to come and visit their green valleys. This was distasteful to the people of Sodom, and they considered the greenness and greenery of this valley as their property, and they did not like the residents of other regions to enjoy these blessings. It turned out that they used to rob the people who came from outside, and all their goods were stolen, thus stealth became their practice, moreover, Iblis told them to do something that would cause these people to Don't come to your settlement, Satan started the work of bad behavior, and made these people habit of bad behavior. In this way, this nation not only turned towards evil, but became a sign of Allah's lesson. This article has been written in this context.

Keywords: Hadrat Abraham (peace be upon him) and Hadrat Haron (peace be upon him), Nation of Lut, Dead Sea, Allah's lesson

تعارفی جائزہ

سیدنا لوط (علیہ السلام) کا نام ہے۔ لوط بن ہارون بن ازر (تارخ) حضرت لوطؑ حضرت ابراہیم (علیہ اسلام) کے بھائی کے بیٹے تھے۔ جب حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو آگ میں ڈالا گیا، تو آگ ٹھنڈی ہوئی، تو یہ معجزہ دیکھ کر سیدنا لوط (علیہ السلام) ان پر ایمان لے آئے، اور اُن کی نبوت کی تصدیق کی، اور حضرت سارہ رضی اللہ تعالی عنہ بھی ایمان لائیں، جو حضرت لوط (علیہ السلام) کی بہن تھی، اور اُنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ نکاح بھی کر لیا تھا۔

سیدنا لوط (علیہ السلام) اللہ کے نبی ہیں، اور نبی پیدائشی مومن اور معصوم ہوتے ہیں۔ حضرت لوط (علیہ السلام) اللہ کی توحید پر ایمان لائے تھے۔

اللہ پاک نے حضرت لوط (علیہ السلام) کو پیغمبر بنا کر جب بستی کی طرف بھیجا، تو حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے لوگ گمراہ تھے، اور غلط کاموں میں مبتلا ہو چکے تھے، جیسا کہ چوری ڈاکہ زنی وغیرہ۔ سیدنا لوط (علیہ السلام) نے انہیں بار بار سمجھایا، کہ تم ایسے گمراہی کے کام کیوں کرتے ہو، جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیے، تم عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں کی طرف رغبت کیوں کرتے ہو، یہ اچھی بات نہیں ہے۔ اللہ نے تمہارے لئے عورتوں کو پیدا کیا ہے، اور تم لوگ عورتوں کو چھور کر لڑکوں کے پیچھے لگے ہو۔ حضرت لوط (علیہ السلام) نے پھر سمجھایا، کہ دیکھو، جو کچھ میں کہتا ہوں تمہارے ہی بھلائی کے لیے کہتا ہوں، میں تم سے یہ نہیں کہتا، کہ جو کچھ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں، اس کے بدلے میں مجھ کو کوئی پیسہ یا مزدوری دو اس کا بدلہ تو مجھ کو اللہ تعالی دے گا۔ حضرت لوط (علیہ السلام) کی نصیحت کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا اور کہنے لگے، کہ جس رب سے تو ہم کو ڈراتا ہے اگر تو سچا ہو تو ایک دن اس کا عذاب ہم پر لے آؤ، پھر کیا ہوا آخر خدا کا غضب جوش میں آگیا، اللہ نے فرشتوں کو خوبصورت

لڑکوں کی شکل میں حضرت لوط (علیہ السلام) کے مکان پر بھیجا حضرت لوط (علیہ السلام) نے جب لڑکوں کو دیکھا، تو بہت غمگیں ہوئے، کہ یہ لڑکے میرے پاس مہمان آئے ہیں، اور میری قوم کے لوگ ان کو پریشان کریں گے، کہنے لگے آج کا دن میرے لیے مشکل کا دن ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے لوگوں نے خوبصورت لڑکوں کو ان کے گھر پر دیکھا، تو دوڑتے ہوئے آئے، کیونکہ یہ لوگ پہلے ہی سے برے کام کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

﴿وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ﴾

”حضرت لوط علیہ السلام کا تذکرہ کیجئے اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسی بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو جو تم سے پہلے کسی دور میں کسی شخص نے نہیں کیا تم عورتوں کی کی بجائے مردوں سے شہوت زنی کرتے ہو تم تو حد سے گزر جانے والے لوگ ہو“۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾

”قوم لوط نے پیغمبر کو جھٹلایا جب اُن کے ہم نسب بھائی نے اُن کو کہا کیا تم اللہ تعالی سے نہیں ڈرتے بلا شبہ میں تمہاری طرف امانت رسول ہوں اس لیے اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو میں تم سے اُجرت نہیں مانگتا میرا ثواب تو اللہ رب العالمین کے ہاں مقرر ہیں“۔

قوم لوط کی اخلاقی حالت

لوط کی قوم کے لوگ نہ صرف بے حیا اور بدکردار تھے، بلکہ ان کی اخلاقی حالت بھی انتہائی پست ہو چکی تھی، اور وہ اس حد تک اخلاقی لحاظ سے گر گئے تھے، کہ وہ اپنے درمیان نیک لوگوں کو برداشت نہیں کر سکتے تھے، کیونکہ وہ برائی میں اس قدر گر چکے تھے، کہ اچھے اور پاکیزہ لوگوں کو اپنے درمیان رکھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے، اس بنا پر جس قوم کی اجتماعی زندگی میں پاکیزگی کا ذرا سا بھی عنصر موجود نہ ہو، ایسی قوم کو زمین پر زندہ رکھنے کی وجہ باقی نہیں رہتی، اس لیے کہ سڑے ہوئے پھول کے ٹوکرے میں جب تک چند اچھے پھول موجود رہتے ہیں، اس وقت تک ٹوکری کو رکھا جا سکتا ہے، مگر وہ پھول بھی اس میں سے نکل جائے، تو پھر ان ٹوکریوں کا کوئی مصرف اس کے سوا نہیں رہتا، کہ اُسے کوڑے میں الٹ دیا جائے، جس قوم کو اللہ تعالی نے بے شمار نعمتوں سے نوازا اور وہ قوم نافرمان بن گئی، اور گناہ کے دلدل میں پھنس گئی، تو اُن پر اللہ کا قہر نازل ہوا، یہی حالت قوم لوط کی بھی تھی، وہ

دولت کے نشے میں اس حد تک بدمست ہو گئے تھے، کہ اُنہوں نے برے کام شروع کیے تھے۔ قوم لوط گناہوں کا مجموعہ تھی، اُن کی ایک عادت یہ تھی، کہ اُن کے شہر میں کوئی نیا تاجر گزرتا، تو یہ لوگ ان کے مال کو دیکھنے کے بہانے ایک ایک کر کے لے جاتے تھے، یعنی لوٹ مار شروع کر دیتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سارہ اور حضرت ابراہیم نے اپنے غلام کو حضرت لوط (علیہ السلام) کے علاقے کی طرف بھجوایا، وہ قوم لوط کے مرکزی شہر سدوم میں داخل ہوئے، جس کا مقصد یہ تھا، کہ حضرت لوطؑ سے مل کر واپس جا کر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت سارہ کو ان کی حال کی خیریت کی اطلاع دے۔

چنانچہ جب وہ قوم لوط کے مرکزی شہر سدوم پہنچا، ابھی بستی سے باہر ہی تھا، تو اسے اجنبی سمجھ کر ایک سدومی نے اس کے سر پر پتھر کھینچ مارا، اس غلام کے سر سے خون جاری ہو گیا، اور سرخ ہو گیا، تب آگے بڑھ کر سدومی کہنے لگا، میری پتھر کی وجہ سے تیرا سر سرخ ہوا ہے، لہذا مجھے اس کا معاوضہ ادا کرو، اور جب وہ غلام حیران اور پریشان ہوا، اور معاوضہ نہ دیا، تب غلام کو کھینچ کر سدومی شہر کی عدالت میں لے گیا۔ حاکم سدومی آدمی کا بیان سن کر کہنے لگا کہ بے شک سدومی کو اُجرت دی جائے، غلام یہ سن کر غصے میں آگیا، اور ایک پتھر اُٹھا کر حاکم کو مار دیا اور کہنے لگا کہ مجھے بھی معاوضہ دیا جائے، اور وہاں سے بھاگ گیا۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ

﴿فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ﴾

''بس جب بھول گئے جو کہ نصیحت کیے گئے، اس کی تو کھول دیئے، ہم نے ان پر دروازے ہر چیز کے یہاں تک کہ جب وہ اترائے، اس پر جو ان کو دیئے گئے تو ہم نے پکڑا اُنہیں اچانک تو اس وقت وہ نہ اُمید ہو کر رہ گئے''۔

قوم لوط کا واقعہ

یہ لوگ اللہ تعالی کی نافرمانی کرنے والے لوگ تھے، ان لوگوں کی ایک برائی نہیں تھی، بلکہ بہت سے برے کام اُن میں پائے جاتے تھے، اُن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

مجلس میں بڑی بے حیائی سے برے کام کرنا اس سلسلے میں علماء کے مابین اختلاف ہیں، کہ وہ لوگ اپنی مجلسوں میں کس قسم کے برے کام کرتے تھے، بعض کا کہنا ہے، کہ جو کوئی اس کے مجلس میں گزرتا اُن پر پتھر مار دیتے، بعض کا کہنا ہے، کہ وہ اپنے مجلسوں میں بد فعلی کرتے تھے۔

لوگوں پر کنکر مارنا بے دردی سے

لوط (علیہ السلام) کی قوم گزرنے والوں پر کنکر مار دیتے، اور ان کا مذاق اُڑاتے تھے، یہ بات کئی روایات میں ہمیں ملتی ہیں، اور یہی اُن کے وہ برے کام ہیں، جو وہ کرتے تھے۔

سیدنا لوط کی قوم کو دعوت

حضرت لوط (علیہ السلام) نے قوم کو ایک اللہ کیا طاعت کا کہا، اور اُنہیں وہ سب حرام افعال چھوڑ دینے کی تنقید کی، جن کا وہ ارتکاب کر چکے تھے، لیکن اُن میں سے کوئی بھی آپ کی بات مان کر نہ تو ایمان لایا، اور نہ ہی حرام کام چھوڑا، بلکہ اللہ کے رسول کی دعوت پر انہیں صرف یہی جواب دیتے، کہ آل لوط کو اپنی علاقے سے نکال دو، یہ بہت صاف بنتے ہیں، اللہ تعالی نے آپ کے اہل خانہ سوائے آپ کی بیوی کو وہاں سے نکال لیا، اور اللہ تعالی نے اُن لوگوں پر ایسا سخت قہر نازل کیا، کہ اُنہوں نے لوطؑ کو یہاں تک کہہ دیا تھا، کہ اگر تو سچا ہے، تو اللہ کا عذاب لے کر دکھاؤ، گویا لوط نے اُنہیں جس عذاب سے ڈرایا، اُنہوں نے اس کا مطالبہ کر لیا، تب آپ نے قوم کے لیے بد دعا کی اور اللہ تعالی سے اُن کے خلاف مدد کی درخواست کی، اللہ تعالی نے اُن کی دعا قبول فرمائی اور عذاب کے لیے فرشتے نازل فرمائے، جو ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس ہوتے ہوئے، اور اُنہیں علم والے بچے کی خوشخبری اور قوم لوط پر عذاب کی خبر دی۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ

﴿قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن طِينٍ مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ﴾

''ابراھیم علیہ سلام نے فرشتوں سے پوچھا'' فرشتو! تمہارا کیا مقصد ہے؟ اُنہوں نے کہا ہم گناہ گار قوم کی طرف بھیجے گے ہیں، تا کہ اُن پر کنکر برسائیں، جو حد سے گزر جانے والوں کے لئے تیرے رب کی طرف سے نشان زدہ

ہیں"۔

مزید فرمایا گیا کہ

﴿فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ○ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ○ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ﴾۔

"پھر جب چلا گیا، ابراہیم سے خوف اور آ گئی اُن کے پاس خوشخبری وہ جھٹلانے لگا ہم سے لوط کی قوم کے بارے میں بے شک ابراہیم (علیہ السلام) یقیناً نہایت بردبار، بہت آہ وزاری کرنے والا رجوع کرنے والا ہے۔ اے ابراہیم (علیہ السلام) اعراض کر اُن سے بے شک (یہ حقیقت ہے کہ) یقیناً آ چکا اللہ کا حکم اور بے شک وہ لوگ آنے والے ہیں، اُن پر ایسا عذاب جو ہٹایا جانے والا نہیں"۔

لوط (علیہ السلام) کے مہمانوں کے ساتھ قوم لوط کا سلوک

مفسرین کا کہنا ہے کہ جب فرشتے حضرت جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سے الگ ہوئے، تو خوبصورت نوجوانوں کی صورت میں سدوم کے علاقے میں آئے، اور غروب آفتاب کے قریب پہنچے، اور لوط (علیہ سلام) سے ان کی مہمان بننے کی اجازت مانگی۔

اُنہوں نے سوچا اگر میں نے اُنہیں اپنا مہمان نہ بنایا، تو کوئی دوسرا اُنہیں مہمان بنالے گا، اور وہ انتہائی بدکردار لوگ ہیں۔ حضرت لوط (علیہ السلام) نے فرشتوں کو اپنا مہمان بنا کر اپنے گھر لے گئے، جب اہل سدوم کو اس بات کا پتہ چلا، تو وہ دوڑتے ہوئے حضرت لوط (علیہ السلام) کے گھر آئے، تو حضرت لوط (علیہ السلام) نے اُنہیں کہا کہ مجھے اپنے مہمانوں کے سامنے شرمندہ نہ کرو، میری لحت جگر ہیں، تم شریعت کے مطابق نکاح کرو، تو حضرت لوط (علیہ السلام) کی قوم نے کہا کہ آپ کو پتہ ہے کہ ہمیں آپ کی بیٹیوں میں کوئی سروکار نہیں ہے تم اپنا کام کرو تو اس پر حضرت لوط (علیہ السلام) غم زدہ ہوئے، تو فرشتوں نے اُنہیں کہا کہ آپ پریشان نہ ہو، بلکہ ہم اللہ تعالی کی طرف سے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں، جو قوم لوط کے عذاب کے لیے مقرر ہیں۔

تو آپ صبح کے وقت اپنے اہل خانے کو اس بستی سے دور لے جاؤ، اور یوں لوط علیہ السلام کی بیوی اُس قوم میں پیچھے رہ جانے والوں کی وجہ سے عذاب کی مستحق ہوگئی۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ

﴿قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْۤا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ۗ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ۗ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۗ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ﴾۔

"فرشتوں نے کہا اے لوط! ہم تمہارے رب کے رسول ہیں۔ وہ آپ تک کبھی نہیں پہنچ پائیں گے۔ پس رات کے اندھیرے میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ سفر کرو اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے سوائے اپنی زوجہ کے۔ وہ یقیناً دوسروں کا انجام بھگتیں گی۔ ان کا مقررہ وقت صبح ہے۔ کیا صبح قریب نہیں ہے؟"۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ

﴿اَلنَّبِىُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾

"(یہ) نبی زیادہ حق دار ہیں مومنوں پر اُنکی جانوں سے اور اس کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں"۔

﴿وَقَضَيْنَاۤ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰۤؤُلَاۤءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ○ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ○ قَالَ اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ ضَيْفِىْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ○ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ○ قَالُوْۤا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○ قَالَ هٰۤؤُلَاۤءِ بَنٰتِىْۤ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ○ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِىْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ﴾ ○

"اور ہم نے فیصلہ کیا بھیجا اس کی طرف اس بات کا کہ بے شک ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جانے والی ہے صبح ہوتے ہیں. اور آئے شہر والے (اس حال میں کہ) وہ بہت خوش ہو رہے تھے. کہا لوط نے بے شک یہ میرے مہمان ہیں سو نہ تم ذلیل کرو مجھے. اور اللہ سے ڈرو اور نہ رسوا کرو مجھے. انہوں نے کہا اور کیا ہم منع نہیں کر چکے تمہیں سارے جہاں کے لوگوں سے. کہا لوط نے یہ میری بیٹیاں ہیں اگر ہو تم ایسا کرنے والے. تیری عمر کی قسم بے شک وہ یقیناً اپنی مستی میں دیوانے ہو رہے تھے"۔

قوم لوط پر عذاب

جب قوم لوط کی سرکشی قابل ہدایت نہ رہی، تو اللہ تعالی کا عذاب آگیا، چنانچہ حضرت جبرائیل (علیہ السلام) چند فرشتوں کے ہمراہ خوبصورت لڑکوں کی صورت میں مہمان بن کر حضرت لوط (علیہ السلام) کے پاس آئے، اُن مہمانوں کا حسن اور جمال دیکھ کر لوط (علیہ سلام) فکرمند ہوئے، تھوڑی دیر بعد قوم کے بدفعلوں نے حضرت لوط (علیہ السلام) کے مکان کا محاصرہ کرلیا، اور ان مہمانوں کے ساتھ بدفعلی کے برے ارادے سے دیوار پر چلنے لگے حضرت لوط (علیہ السلام) نے نہایت دل سوزی کے ساتھ اُن لوگوں کو سمجھایا، مگر وہ اپنے برے ارادے سے باز نہ آئے، جب فرشتوں نے حضرت لوط (علیہ السلام) کو غمزدہ پایا، تو اُنھوں نے فرمایا کہ غم نہ کرو ہم فرشتے ہیں، ہم لوط (علیہ السلام) کے قوم کو عذاب دینے آئے ہیں، اور آپ اپنے اہل و عیال کو ساتھ لے کر صبح ہونے سے پہلے پہلے اس بستی سے دور نکل جائیں، اور خبردار کوئی شخص پیچھے مڑ کر بستی کی طرف نہ دیکھے، ورنہ وہ بھی اس عذاب میں گرفتار ہو جائے گا، چنانچہ حضرت لوط (علیہ السلام) اپنے گھر والوں اور مومنوں کو ساتھ لے کر بستی سے باہر تشریف لے گئے، پھر حضرت جبرائیل (علیہ السلام) نے اس شہر کے پانچوں بستیوں کو اپنے پروں پر اٹھا کر آسمان کی طرف بلند کیا، اور کچھ اُوپر جا کر اُن بستیوں کو زمین پر الٹ دیا، پھر ان پر پتھروں کی بارش ہوئی، اور اس عذاب میں حضرت لوط (علیہ السلام) کی بیوی بھی شامل تھی، کیونکہ وہ منافق تھی، اور اپنی قوم سے محبت رکھنے والی تھی، اس نے مڑ کر دیکھا، تو ایک پتھر اُن کے اوپر بھی گر گیا، اور وہ بھی ہلاک ہو گئی۔

پتھر نے پیچھا کیا

حضرت لوط کی قوم کا ایک آدمی تھا، جو اُس وقت کاروبار کے سلسلے میں مکہ مکرمہ آیا ہوا تھا، اس کے نام کا پتھر وہاں پہنچ گیا، مگر فرشتوں نے یہ کہہ کر روک لیا کہ یہ اللہ کا حرم ہے چنانچہ وہ پتھر 40 دن تک حرم سے باہر زمین اور آسمان کے درمیان لٹکا رہا، جوں ہی تاجر مکہ مکرمہ سے نکل کر حرم سے باہر ہوا، تو وہ پتھر اُس پر گر گیا، اور وہ بھی ہلاک ہو گیا۔

مفسرین کا کہنا ہے کہ جب فرشتے حضرت جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سے الگ ہوئے، تو خوبصورت نوجوانوں کی صورت میں سدوم کے علاقے میں آئے، اور غروب آفتاب کے قریب پہنچے، اور لوط (علیہ سلام) سے ان کی مہمان بننے کی اجازت مانگی۔

قوم لوط کا انجام

سورہ ھود ساتویں رکوع میں رب العزت نے اُس وقت کا نقشہ کھینچا ہے، جب فرشتے نوجوان انسان کی صورت میں مہمان بن کر لوط (علیہ السلام) کے پاس آئے ہیں، اور اُن مہمانوں کی بے حرمتی کے لیے وہ نافرمان لوگ آئے، اور اُن سے اپنی جنسی تسکین چاہی، تو اللہ تعالی نے اُن پر قہر نازل کیا، اور اُن کی بستی کو اُلٹ کر کے پھتروں کی بارش نازل فرمائی۔

عبرت آمیز واقعہ

اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ

﴿وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَا اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ﴾

"اور یقیناً ہم نے اس بستی کو واضح عبرت کی جگہ بنا دیا اُن لوگوں کے لیے جو دانشمند ہیں"۔

﴿اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ○ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ○ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾

"ہر عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے اُس میں نشانیاں ہیں اور ہر بستی آج بھی سیدھے راستے پر موجود ہیں اور اُس میں اہل ایمان کے لیے نشانیاں ہیں"۔

﴿وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ﴾

"کہ وہ بستی اُن ظالموں سے کچھ بھی دور نہیں"۔

اُردن کی جانب جہاں آج بحر مردار ڈیڈ سی واقعہ ہے، یہ وہ مقام ہے، جہاں سدوم اور عامورہ کی بدنصیب بستیاں آباد تھیں۔ جو اللہ تعالی کی حدود سے بغاوت اور غلیظ کام کر کے اپنی عارضی زندگی کو انجوائے کر رہے تھے، جن گھروں میں وہ فحاشی کھیلا کرتے تھے، وہی عالی شان بنگلے اُن کے لیے جہنم کی وادی بن گئے۔

یہاں پر کوئی سمندر نہیں تھا، لیکن آسمان کی بلندیوں سے پٹخی گئی زمین نیچے دب گئی، اور پانی اُوپر آ گیا، یہ زمین سطح سمندر سے 400 میٹر نیچے چلی گئی، اس قدر بدبودار اور زہریلا پانی ہے کہ مچھلیاں اور دیگر آبی مخلوق زندہ نہیں رہ سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے آج اُسکو عبرت کے لیے موجود رکھا کہ اے ارباب دانش میرے عذاب سے بچ سکتے ہوں، تو اس کو دیکھ کر ہی بچ جاؤ یہ تو دنیا کا عذاب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

﴿كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ﴾

''میرا عذاب یونہی آتا ہے اور آخرت کا عذاب اس سے بھی بڑھ کر ہیں کاش یہ جان لیتے''۔

یہ سارا قصہ لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ اگر اس گناہ پر اس وقت عذاب آ سکتا ہے، تو کیا اس گناہ کو اپنا کر دنیا یا آخرت کے عذاب سے بچ سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں، جب تک توبہ نہیں کرتے پچھلے گناہوں کی معافی نہیں مانگتے، اور آئندہ نہ

کرنے کا عزم نہیں کر لیتے، تب تک اللہ کا عذاب سے بچنے کی اور نجات کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا ہے، اس لیے ہمیں چاہیے کہ اپنی زندگی میں ہی اس برے کام سے توبہ کر کے آئندہ نہ کرنے کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔

شریعت اسلامی میں اس گناہ کی سزا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

﴿وَالَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ فَآذُوهُمَا﴾

''تم میں جو دو مرد بدکاری کرے اس کو ایذا دو''۔

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

﴿اُقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ أُحْصِنَا أَوْ لَمْ يُحْصَنَا﴾

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اس کی سزا زنا کی طرح رجم کرنا سنگسار کرنا ہی ہے اور اس میں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کی شرط نہیں''۔

﴿مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ﴾

''جب تم قوم لوط کا عمل کرتے پاؤ تو فائل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو''۔

اس حدیث کی بنیاد پر جمہور آئمہ کا مسلک یہ ہے کہ جو شخص اس گناہ کا مرتکب ہو، اُس کو قتل کر دیا جائے، اور قتل کرنے کا طریقہ کوئی بھی ہو سکتا ہے، اُسے باندھ کر مار دیا جائے، یا ہاتھی کے پاؤں میں بند کر کچل دیا جائے، پہاڑ کے اُوپر سے گرا دیا جائے مار دیا جائے۔ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ جو یہ کرے اُسے کسی بلند عمارت پر چڑھا کر نیچے پھینک دیا جائے، اور اُوپر سے پتھر برسایا جائے، یہ جرم ایسا ہے، جس میں معافی کی کوئی صورت ہی نہیں، کیونکہ اس غیر فطری عمل کو زنا سے بھی بدتر قرار دیا گیا ہے، اور اس کی سزا رجم ہے، یعنی اُن کو قتل کر دیا جائے۔

منتخب اُردو تفاسیر میں واقعہ قوم لوط

حضرت لوطؑ کی بیوی

لوط (علیہ السلام) کے متعلقین میں سے صرف اُن کی بیوی آپ سے علیحدہ رہی، کیونکہ وہ اُن لوگوں کے ساتھ مل گئی تھی، لوط (علیہ السلام) کے ہاں جو بھی مہمان آتے اُن کو اطلاع دیتی، اور بدکاری کی ترغیب دیتی تھی، بعض نے لکھا ہے کہ مردوں کی طرح عورتوں میں بھی "مساحقہ" کا رواج ہوا کرتا تھا، یہ عورتیں اُن میں مبتلا تھی، بہر حال عذاب اُن سب پر آیا، اور جو اس مہلک مرض میں مبتلا تھے، اور نہایت ڈھٹائی کے ساتھ نبی کے مقابلہ اور تذکرہ کرتے، اور کفر اور بدفعلی اور فحشی کے سسٹم میں مبتلا تھے، اور اُن کی مدد کرتے تھے۔

یعنی جس گھرانے پر خدا کی اس قدر رحمت اور برکتیں نازل رہی ہیں، اور جنہیں ہمیشہ معجزات و خوارق دیکھنے کا اتفاق ہوتا رہا، کیا اُن کے لیے یہ کوئی تعجب کا مقام ہے؟ اُن کا تعجب کرنا خواہ قابل تعجب ہے۔ اُنہیں لائق ہے کہ بشارت سن کر تعجب کی جگہ خدا کی حمد و تحمید بکریں، سب برائیاں اور خوبیاں اسی کی ذات میں جمع ہیں "تنبیہ"، بعض محققین نے لکھا ہے کہ نمازوں میں جو درود شریف پڑھتے ہیں، اس کے لفظ میں اس آیات سے اقتباس کیا گیا ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ

﴿فَاَنۡجَیۡنٰہُ وَاَہۡلَہٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَہٗ کَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِیۡنَفَاَنۡجَیۡنٰہُ وَاَہۡلَہٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَہٗ کَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِیۡنَ﴾

"تو ہم نے بچالیا اُسے اور اُس کے گھر والوں کو مگر اُس کی بیوی تھی وہ پیچھے رہنے والوں میں سے (جو ہلاک ہوئی)"۔

حضرت لوط (علیہ السلام) کی بیوی کی ہلاکت

یہ اُن کی بیوی تھی، جو ان بدکرداروں سے ملی ہوئی تھی، جب عذاب آیا، تو وہ بھی غرق ہو گئی، اللہ تعالی نے حضرت لوطؑ کو اور اُن کے گھر والوں کو بچالیا، سوائے اُن کی بیوی کے، کیونکہ وہ پیچھے رہ جانے والی عورتوں میں سے تھی۔

حضرت لوط (علیہ السلام) کی بیوی اپنی قوم سے محبت رکھتی تھی، تو اس لیے جب عذاب آیا، تو حضرت لوط (علیہ السلام) کی بیوی نے پیچھے دیکھا، اور اپنی قوم سے محبت کرنے کا سوچا، تو اس نے کہا کہ ہائے میری قوم تو اس بنا پر ایک بڑا سا پتھر اُن پر گر گیا، اور وہ بھی ان عذاب میں غرق ہو گئی۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ

﴿اِلَّا امۡرَاَتَہٗ قَدَّرۡنَاۤ ۙ اِنَّہَا لَمِنَ الۡغٰبِرِیۡنَ﴾

"مگر اُس کی عورت کہ ہم نے طے کر دیا کہ بے شک وہ یقیناً پیچھے رہنے والوں میں سے ہے"۔

حضرت لوط (علیہ السلام) کے پاس فرشتوں کا آنا

فرشتے نہایت حسین اور جمیل اور براوت نوجوانوں کی شکل میں تھے، البتہ حضرت لوطؑ نے نہ پہچانا کہ فرشتے ہیں، بس صرف مہمان سمجھا، اُدھر اس کی قوم بے حیا اور بدفعل تھی سخت فکر مند اور تنگ دل ہوئے کہ یہ بدفعل ان مہمانوں کا پیچھا کریں گے، مہمانوں کو چھوڑنا بھی مشکل ہے، اور ان خبیثوں کے ہاتھوں سے چھڑانا بھی دشوار ہے، گویا ساری قوم سے لڑائی مول لینا ہے، یعنی جب سنا کہ لوط کے ہاں بڑے حسین اور جمیل لڑکے مہمان ہیں، تو اپنی عادت بد کی وجہ سے بڑے خوش ہوئے اور دوڑتے ہوئے، ان کے مقام پر آئے اور لوط سے مطالبہ کیا کہ انہیں ہمارے حوالے کر دو۔

حضرت لوط (علیہ السلام) نے اُن سے کہا! خدا سے ڈرو یہ بے حیائی کے کام چھوڑ دو اور اجنبی مہمانوں کو تکلیف مت دو اگر میں تم میں سے ہوں اس لئے میری آبرو کا تمہیں کچھ پاس رکھنا چاہیے، میں مہمانوں کی نظر میں کس قدر حقیر ہوں گا، جب یہ سمجھے کہ بستی میں ایک آدمی بھی اُن کی عزت نہیں کرتا نہ اُن کا کہنا مانتا ہے۔

قوم لوط کا گستاخانہ رویہ

ہم آپ کو بے آبرو نہیں کرتے، آپ خود بے آبرو ہوتے ہیں، جب ہم منع کر چکے کہ تم کسی اجنبی کو پناہ مت دو نہ اپنا مہمان بناؤ ہم کو اختیار ہے باہر سے آنے والوں کے ساتھ جس طرح چاہیں پیش آئیں، پھر آپ کو کیا ضرورت پیش آئی کہ آپ نے خواہ مخواہ ان نوجوانوں کو اپنا یہاں ٹھہرا کر غفلت کی۔

حضرت لوط (علیہ السلام) کی نصیحت

یعنی بے شک تم نے مجھ کو اجنبی لوگوں کی حمایت سے روکا، لیکن میں پوچھتا ہوں؟ آخر اس روکنے کا منشا کیا ہے۔

یہ ہی نہ کہ میں تمہاری خلاف فطرت شہوت رانی کے راستے میں حائل ہوتا ہوں۔

تو خود غور کرو کیا فضائے شہوت کے حلال موقع تمہارے سامنے موجود ہیں، جو اسے بے ہودہ حرکتوں کے مرتکب ہوتے ہو یہ تمہاری بیویاں جو میری بیٹیوں کے برابر ہیں، تمہارے گھروں میں موجود ہیں، اگر تم میرے کہنے کے موقف عمل کرو اور فضائے شہوت کی مشروط اور معقول طریقے پر چلو تو حاجات پوریکرنے کے لیے وہ کافی ہیں۔

یہ کیا ہے کہ حلال اور ستھری چیز کو چھوڑ کر حرام کی گندگی میں ملوث ہوتے ہو۔

آنحضرت ﷺ کی قسم

ظاہر یہ ہے کہ یہ خطاب حق تعالیٰ شان کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے۔

تیری جان کی قسم لوط کی قوم مستی کے نشے میں بالکل اندھی ہو رہی تھی، وہ بڑی لاپرواہی سے حضرت لوط (علیہ السلام) کی نصیحت بالکل فراموش کر رہی تھی، اُن کو اپنی قوت کا نشہ تھا، شہوت پرستی نے اُن کے دل و دماغ کو مسخ کر دیا تھا، اور بڑے امن اور اطمینان کے ساتھ پیغمبر خدا سے جھگڑ رہے تھے نہیں جانتے تھے کہ صبح تک کیا حشر ہونے والا ہے، تباہی اور ہلاکت کی گھڑی اُن کے سر پر منڈلا رہی تھی، اور لوطؑ کی باتوں پر ہنستے تھے اور موت اُنہیں دیکھ کر ہنس رہی تھی۔

حضرت لوط (علیہ السلام) پر اللہ کی رحمت

یعنی جب لوط (علیہ السلام) کی قوم پر عذاب پہنچا تو لوطؑ اور اس کے ساتھیوں کو ہم نے اپنی مہربانی اور رحمت کی چادر میں ڈھانپ لیا، تاکہ نیکیوں اور بدوں کا انجام الگ الگ ظاہر ہو جائے۔

فرشتوں کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ کا عذاب

سورج کے نکلنے کے وقت اللہ کا عذاب اُن پر آ گیا، اُن کی بستی سدوم نامی تباہ و برباد ہو گئی، عذاب نے اوپر تلے سے نیچے کیا آسمان سے پتھر پکی مٹی کے اُن پر گرنے لگے، جو سخت اور وزنی اور بہت بڑے تھے۔ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ سجیل دونوں ایک ہی ہیں منضود سے مراد ایک ایسے نوکیلے پتھر تھے جو یکے دیگرے بعد آسمان سے آتے ان پتھروں کی خاص بات یہ تھی کہ جس کو جو پتھر لگنا تھا قدرتی طور پر انکا نام لکھا ہوا تھا وہ توپ کی طرح تھے جو سرخی میں ڈوبے ہوئے تھے۔

ان میں سے جو جہاں تھا، وہاں پتھر سے ہلاک کیا گیا غرض اُن میں سے ایک بھی نہ بچا۔ حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل (علیہ السلام) نے اُنہیں سب کو جمع کر کے ان سے مکانات اور مویشی سمیت اونچا اُٹھایا، ان کے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں آسمان کے فرشتوں نے سن لی، آپ نے اپنے پروں کے کنارے پر ان کی بستیوں کو اٹھائے ہوئے تھے، اور اُنہیں زمین پر لٹک دیا، ایک دوسرے سے ان کو دے مارا اور سب ایک ساتھ غرق ہو گئے، اور جو رہ گیا تھا، اُن پر آسمانی پتھروں نے چھوڑ دیا، اور محض بے نام و نشان کر دیئے گئے، ایک روایت کے مطابق ان کی چار بستیاں تھیں ہر بستی میں تقریباً ایک لاکھ کی تعداد میں لوگ آباد تھے، جبکہ ایک دوسری روایت میں ہے ان بستیوں کی تعداد تین بتائی جا رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

﴿إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ۞ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ۞ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ﴾

"سوائے ایک بڑھیا کے (جو) پیچھے رہنے والوں میں تھی"۔

پھر ہم نے ہلاک کر دیا دوسروں کو، اور ہم نے بارش برسا دی اُن پر زبردست بارش پس بری تھی بارش (عذاب) سے ڈرائے گئے لوگوں کی۔

4غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، روم پبلیشرز پرنٹر، لاہور، اپریل2004ء ج 9 , ص 67

مفتی محمد رفیق عثمانی، آدم سے محمد، ایوب پبلیشرز دیوبند، ص29,28

لاعراف:81:80

7الشعراء160۔163

اسلم راہی، ایم اے، حضرت لوط علیہ السلام، شمع بک ایجنسی، ص،261....22

[1]الانعام،

10ابن حریر طبری، علامہ ابی جعفر محمد، تاریخ طبری،، الفیصل ناشران تاجران کتب اردو بازار لاہور، جولائی 2020، جلد،1، ص ، 354

عبدالرحمن بن ابی بکر السوتی رحمت اللہ علیہ، امام جلال الدین، تفسیر در منثور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، مارچ2018, ،ج پنجم ، ص 4511

[1]الذّرِیٰت:34-31

[1]ھود:7675:74

15ابن کثیر الدمشقی رحمت اللہ، حافظ عماد الدین، قصص لانبیاء، فقہ الحدیث پبلکیشنز لاہور پاکستان، ص،206ـ202

[1]ھود:81

17الاحزاف:6

الحجر77[1]-66

[1]عطاری قادری رضوی، محمد الیاس، قوم لوط کی تو اکاریاں، سطن، ص،3-5

ظفر الدین صاحب، مولانا محمد اسلام کا نظام عفت و عصمت، سطن، ص،[1]386

العنکبوت:35[1]

الحجر:77[1]-75

ھود:[1]83

آزاد دائرہ المعارف ویکیپیڈیا[1]

القلم:33[1]

محمد شفیع، مولانا، معرف القرآن، احمد پرنٹنگ پریس ناظم آباد، کراچی، اکتوبر2005ء ج3، ص620

النّسآء:16

حسن: صحیح ابن ماجہ2076 کتاب الحدود باب رجم الیھود والیھودیة

سنن أبي داؤد، جامع ترمذي، ابن ماجہ

اکرام، حافظ محمد، غلیظ ترین گناہ خوفناک انجام، نعمان پبلیکشنز، اپریل، 2007ء ص21:23

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ، تفسیر عثمانی مع اضافہ تفسیری عنوانات، کراچی، محرم1428ء ہجری، فروری2007ء، ج اول، ص733

لاعراف:83

سید فصل الرحمن، احسان البیان فی تفسیر القران، اردو بازار کراچی، جمادی الاول 1427ھ جون 2002ج ششم, ص220

الحجر:60

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ، تفسیر عثمانی مع اضافہ تفسیری عنوانات، دارالاشاعت کراچی، محرم1428ء ہجری فروری2007ء ج دوم، س155:303:573

ابن کثیر، عماد الدین، تفسیر ابن کثیر، شمع بک ایجنسی اردو بازار لاہور، ج دوم، ص490

الشعرآء:173ـ171